لواط اور فریقین (شیعہ- سنی) کے نزدیک اس کی سزا

Sodomy and its Punishment According to the Both Parties (Shia’-Sunni)

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All copy rights are preserved.

Ghulam Qanbar Haidari
Ph.D Scholar; MIU, Mashhad, Iran.
E-mail: qumberhaider55@gmail.com

Abstract:

Among the wrongdoings that the Holy Quran has explicitly declared as sins and wrongdoings, one of them is the immorality of *Liwa’t* (sodomy). In this article, in addition to examining the history of the evil act of sodomy and the destructive social and moral consequences of the movement promoted by homosexuals in the present day, it has been concluded that sodomy, in addition to being a sin in terms of Islamic *Sharia’h* (Law), is the cause of a great human and social crisis.

This article also highlights the Sharia status of the act of sodomy and concludes that there is a difference in the jurisprudential opinions of Shiites and Sunnis regarding the punishment of sodomy. Shiites believe that this act is forbidden, rather they consider it a punishable crime and have defined a *Hadd* (a definite punishment) for it; while Sunnis have issued a fatwa of *Ta'zir* (an indefinite punishment) for this act.

In addition, this article has also conducted a research study on the involvement or non-involvement of some such personalities in the evil act of sodomy who are considered to have religious status and religious identity. In this part of the article, it has been concluded that the establishment of false associations by some ignorant people of the evil act of sodomy on the part of some

religious figures or the declaration of some such personalities as followers of a religion or sect of which they were not followers is in itself an act that is intellectually incorrect, morally despicable and legally considered a crime. Therefore, in the affirmation or denial of any religion or sect, establishing false, baseless and false associations towards the followers of that religion and resorting to slander is in itself a cowardice, moral lowliness, academic dishonesty and evidence that the plaintiff is wrong.

Key words: Qur'an, *Lawat*, Sodomy, People of Lot, Punishment, *Tazeer, Hadd*, Shia, Ahl al-Sunnah.

خلاصہ

لواط کا شمار اُن بدکاریوں میں سے ہوتا ہے جنہیں قرآن کریم نے صریحاً گناہ اور منکر قرار دیا ہے۔ اس مقالہ میں لواط کے قبیح فعل کی تاریخ کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ اور کی زمانہ حال کے ہم جنس بازوں کی طرف سے ترویج کی حرکت کے تباہ کن سماجی اور اخلاقی نتائج کا بھی جائزہ لینے کے ضمن میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ لواط، شرعی لحاظ سے گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ، عظیم انسانی اور سماجی بحران جنم دینے کا موجب ہے۔

اس مقالے میں لواط کے فعل کی شرعی حیثیت کو بھی اجاگر کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ لواط کی سزا کے حوالے سے اہل تشیع اور اہل تسنن کی فقہی آراء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اہل تشیع اس فعل کی حرمت کے قائل ہیں، بلکہ اسے قابل سزا جرم قرار دیتے ہیں اور اس کے لیے اُن کے ہاں حدّ معین کی گئی ہے؛ جبکہ اہل تسنن کے ہاں اس فعل پر تعزیر کا فتوا دیا گیا ہے۔

ضمنی طور پر اس مقالے میں لواط کے قبیح فعل میں بعض ایسی شخصیات کے ملوث ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں بھی تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے جو شخصیات دینی حیثیت و مقام اور مسلکی شناخت کی حامل قرار دی جاتی ہیں۔ مقالہ کے اس حصے میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ بعض نادانوں کی طرف سے بعض مذہبی شخصیات کی طرف کے لواط کے قبیح فعل میں مبتلا ہونے کی ناروا نسبتیں قائم کرنا یا بعض ایسی شخصیات کو ایسے دین و مذہب کا پیروکار قرار دینا، جس کے وہ پیروکار نہیں تھے، بذاتِ خود ایک ایسی حرکت ہے جو عقلی طور پر نادرست، اخلاقی نکتہ نگاہ سے رذیلت اور قانونی لحاظ سے جرم شمار ہوتی ہے۔ لہٰذا کسی بھی دین و مذہب کے اثبات و ابطال میں اُس مذہب کے پیروکاروں کی طرف غلط، بے بنیاد اور ناروا نسبتیں قائم کرنا اور تہمتوں کا سہارا لینا، بذات خود ایک بزدلی، اخلاقی پستی، علمی بے مائیگی اور مدعی کے باطل پر ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔

کلیدی کلمات: قرآن، لواط، قوم لوط، حدّ، تعزیر، شیعہ، اہل سنت۔

لواط کی تعریف اور لواط کی تاریخ

دو مردوں کی آپس میں ہمبستری کو "لواط" کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو وہ پہلی قوم قرار دیا ہے جو اِس قبیح فعل میں مبتلا ہوئی۔ جیساکہ ارشاد پرودگار ہے: مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَo إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ (28:29) ترجمہ: "تم سے پہلے بے حیائی کا یہ کام دنیا جہان والوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو۔" حضرت لوط علیہ السلام نے اِس قوم کو لواط کے قبیح فعل سے مسلسل روکا اور انہیں جنسی خواہشات کی تکمیل کے فطری راستے پر چلنے کی تبلیغ کی۔ لیکن جب ان کی قوم نے اپنی مجرمانہ روش پر اصرار کیا تو اُن پر عذابِ الٰہی نازل ہوا اور یہ قوم نابود ہو گئی۔

قرآن کریم اور لواط کی قباحت

قرآن کریم نے لواط کی فعل کی قباحت اور اس کی ممنوعیت پر کافی زور دیا ہے۔ متعدد قرآنی آیات سے لواط کی قباحت کے حوالے سے درج ذیل اہم نکات سامنے آتے ہیں:

1. **لواط ایک گناہ اور برائی ہے۔** چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ
2. الْفَاحِشَةَ۔۔۔(80:7) ترجمہ: "اور ہم نے لوط کو بھیجا انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ آیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو؟"
3. **لواط ایک غیر فطری عمل ہے۔** فطری طور پر انسان جنسِ مخالف کی طرف تمایل رکھتا ہے۔ گویا لواط انسانی فطرت سے بھی گر جانے کے مترادف حرکت ہے: أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ(78:11)ترجمہ: "آیا تم میں کوئی سمجھدار انسان نہیں ہے؟"
4. **لواط انتہا درجے کی جہالت ہے:** بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ (55:27)ترجمہ: "کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو؟ بلکہ تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو"۔
5. **لواط کی قباحت اظہر من الشّمس ہے:** أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ (54:27) ترجمہ: "اور ہم نے لوط کو بھی (رسول بنا کر بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو (جانتے بوجھتے ہو)"۔
6. **لواط انتہائی اخلاقی پستی کی دلیل ہے:**
7. بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ (81:7) ترجمہ: "بلکہ تم بڑے حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو"۔

8. **لواط ایک کثافتوں بھرا اور آلودہ کام ہے**: جبکہ اس کے مقابلے میں جنس مخالف سے جنسی لذّت پوری کرنا ایک پاکیزہ اور قرین صحت کام ہے: قَالَ يَا قَوْمِ هَـٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ (78:11) ترجمہ: "لوط (علیہ السلام) نے کہا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں موجود ہیں یہ تمہارے لیے مناسب اور پاکیزہ ہیں"۔

9. **لواط انسانی سماج کی تباہی کا موجب ہے**: قَالَ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ (30:29) ترجمہ: "لوط (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے پروردگار فساد بپا کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد فرما"۔

ہم جنس بازی اور عصر جدید کی جاہلیت

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم جس بدکاری میں مبتلا ہوئی تھی، بدقسمتی سے یونانیوں نے بھی اس فحش کاری میں اُن کی پیروی کی اور اسے اخلاقی جواز دینے کی کوشش کی۔ اُن کے بعد عصرِ جدید کی مغربی جاہلیت نے اسے قانونی تحفظ فراہم کر دیا ہے۔ تعجب اِس بات پر ہے کہ جدید جاہلیت کے پیروکار اور اس کا پرچار کرنے والے، صنفی حقوق کی ضامن تعدد زوجات کو ناجائز قرار دیتے ہیں لیکن لواط اور مردوں و عورتوں کی ہم جنس بازی کو صنفِ نسواں کی حق تلفی شمار نہیں کرتے۔ یہ بڑی عجیب منطق ہے کہ بے دینی کی تہذیب میں تعدد زوجات کو غیر انسانی، جبکہ لواط اور ہم جنس بازی کو اخلاقی و قانونی عمل قرار دیا گیا ہے۔ مغرب کے مادی انسان کی فکری و اخلاقی پستی اور قدروں کی پامالی پر حیرت ہوتی ہے، لیکن طفیلی سوچ رکھنے والے مشرقی مغرب زدہ حضرات کی حالت زار پر تو حیرت کی انتہا ہوتی ہے کہ وہ بھی تعدد زوجات کے بارے میں مغربی سوچ کے حامل ہیں۔ عصر جدید کے ہم جنس پرستوں اور انہیں قانونی تحفظ دینے والوں کے مقابلے میں دینی اور سماجی مصلحین کی حیثیت، وہی حضرت لوط علیہ السلام کی سی رہ گئی ہے۔ کیونکہ یہ فسادی ہم جنس بازی کے حق میں وہی منطق رکھتے ہیں جو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی منطق تھی۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ آج کے ہم جنس بازوں عفت و پاکدامنی کی ہر دعوت اور ہر تحریک کو بجائے خود ایک انسانی سماجی کمزوری قلمداد کرتے ہیں۔ لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں کیونکہ جب حضرت لوط علیہ السلام اپنی قوم کو اس قبیح فعل سے منع فرماتے تھے تو اُن کا جواب بھی ایسا ہی ہوتا تھا: فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (29:29) ترجمہ: "پس ان کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ وہ کہیں: پروردگار! ان مفسدوں کے خلاف میری مدد فرما"۔ قرآن کریم نے ایک اور مقام پر حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا یہ گستاخانہ جواب بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت لط علیہ السلام کی نصیحت خواہی پر یہ رد عمل دکھایا کہ لوط اور ان کے پیروکاروں کو اپنے شہر سے باہر نکال دو؛ کہ یہ بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں: وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا

أَخْرِجُوهُم مِّن قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ (82:7) ترجمہ: "اور ان کی قوم کے پاس کوئی جواب نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ کہیں: انہیں اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ بڑے پاکیزہ بننے کی کوشش کرتے ہیں۔"

دراصل، "إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ" اس جملے میں ایک یہ احتمال بھی پایا جاتا ہے کہ قوم لوط کا منشا یہ تھا کہ حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے پیروکاروں کو تظاہر اور ریاکاری کے ساتھ متہم کریں۔ جیسا کہ ہم اکثر اشعار وغیرہ میں سنا ہے کہ بعض گنہگار اور شرابخوار افراد مقدس اور پاک بندوں کو دکھاوے اور ریاکاری کے ساتھ متہم کرتے ہیں اور بزعم خود اپنے شراب آلودہ چھیتھڑوں کو "زاہد کے مصلیٰ" سے بہتر خیال کرتے ہیں۔ اور یہ ایک جھوٹا برائت نامہ ہے جو وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنے لئے لکھ لیتے ہیں۔[1] عصر جدید کے سماجی اخلاقی مفاسد کی طرف دسیوں جیّد علماء کے رشحات قلم سے لکھی گئی عظیم تفسیر، تفسیر نمونہ میں بڑی خوبصورتی سے اشارہ کیا گیا ہے:

"اسلام نے ان ہی اخلاقی اور اجتماعی دلائل کی بناء پر ہم جنسی کا ہر شکل اور ہر صورت میں حرام کیا ہے اور اُس کے لیے بڑی سخت سزا مقرر کی ہے (جس کی حد کبھی موت تک پہنچتی ہے)۔ اِس سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ اس زمانے کی متمدّن دُنیا کی بے لگامی اور تنوع طلبی بہت سے لڑکوں اور لڑکیوں میں نفسیاتی فساد پید کر دیتی ہے۔ لڑکوں میں ناموزوں اور زنانہ لباس پہننے اور خود آرائی کا شوق پیدا ہوتا ہے اور لڑکیوں میں مردانہ لباس زیب تن کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ یہیں سے نفسیاتی انحراف اور میلان ہم جنسی جنم لیتا ہے۔ یہاں تک کہ اِس رُجحان اور ایسے قبیح ترین اعمال کو قانونی شکل دے دی جاتی ہے اور اِسے ہر قسم کی سزا اور تعقیب سے بری سمجھتے ہیں۔ ان حالات کے شرح لکھتے ہوئے قلم کو شرم آتی ہے۔[2]

ہم جنس بازی کا رجحان، بدترین لعنت

تفسیر نمونہ نے ہم جنس بازی اور لواط کو بدترین لعنت قرار دیا ہے۔ تفسیرِ نمونہ کے بقول:

"بھلا اس سے بدتر اور کون سا کام ہو سکتا ہے کہ انسان توالد و تناسل کا واحد ذریعہ یعنی "مرد عورت کا ملاپ" اس کو انسان ترک کر دے۔ یہ ایسا کام ہے جو اصولی طور پر نادرست خلاف عقل اور بدن انسانی کی ساخت کے منافی اور روح کے خلاف ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جنسی ملاپ کی جو غرض و غایت ہے وہ فوت ہو کر رہ جائے گی اور انسانی نسل منقطع ہو جائے گی"۔[3]

ایک اور مقام پر اس تفسیر میں لکھا ہے کہ:

"ہم جنسی خواہ مردوں کے درمیان ہو (لواطت) یا عورتوں کے (مساحقہ) وہ ان بدترین انحرافِ اخلاقی میں سے ہے جو معاشرے میں فاسد کا سرچشمہ ہیں۔ اصولاً قدرت نے زن و مرد کے مزاج کو

اس طرح خلق کیا ہے کہ اُنہیں جنس مخالف سے تعلق پیدا کرنے میں آسودگی اور نفسیاتی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اِس صورت کے علاوہ، انسان میں جو بھی جنسی میلان پیدا ہوتا ہے وہ انسان کی طبع سلیم سے انحراف اور ایک قسم کی نفسیاتی بیماری ہے۔ اگر اس میلان کو روکا نہ جائے تو وہ روز بروز شدید تر ہوتا جاتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی کو اپنی جنس مخالف کی طرف میلان خاطر نہیں رہتا اور وہ پھر جنس موافق ہی سے غیر فطری آسودگی حاصل کرنے لگتا ہے۔

اس قسم کے باہمی نامشروع تعلقات انسان کے نظام جسمانی حتیٰ کہ اس سلسلۂ اعصاب اور اس کی نفسیاتی کیفیت کو متاثر کرتے ہیں اور جب یہ میلان عادت بن جاتا ہے تو مرد کو ایک کامل مرد اور عورت کو ایک کامل عورت بننے سے روک دیتا ہے. اس طرح سے کہ اس قسم کے ہم جنس باز مرد یا عورتیں شدید ضعف جنسی کا شکار ہو جاتے ہیں اور اپنی اولاد کے لیے اچھے ماں باپ ثابت نہیں ہوتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان میں تولید نسل کی قابلیت ہی نہیں رہتی۔ ہم جنسی کے میلان سے لوگوں میں بتدریج یہ نفسیاتی مرض پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ خلوت پسند ہو جاتے ہیں۔ مجمع سے گھبرانے لگتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی ذات سے بھی بیگانہ ہو جاتے ہیں۔ نیز یہ کہ ان میں نفسیاتی تضاد کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر یہ لوگ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوں تو مختلف قسم کی جسمانی اور نفسیاتی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں"۔[4]

فریقین (شیعہ، سُنی) کے نزدیک لواط کی سزا

فریقین کے فقہاء نے لواط کی شرعی سزا معین کرنے کے لئے اپنی اپنی روش کے مطابق استدلال کیا ہے۔ بطور کلی شیعہ فقہاء اور مراجع عظام کے نزدیک لواط ایک ایسا گناہ ہے کہ اگر اس کا ارتکاب کرنے والا شخص عاقل اور بالغ ہو تو اُسے قتل کیا جائے گا۔ اس حوالے سے معروف شیعہ فقیہ مرحوم محقق حلی کی کتاب " شرائع الاِسلام فی مسائل الحلال والحرام " کی عبارت یوں ہے: أما اللواط.... و موجب الإيقاب القتل على الفاعل و المفعول إذا كان كل منهما بالغا عاقلا [5] یعنی: "لواط کرنے والے اگر دونوں عاقل بالغ ہو تو دونوں کو قتل کیا جائے گا"۔

اسی طرح معاصر شیعہ فقہاء میں سے جنہوں نے یہ فتوا دیا ہے ان میں سے چند معروف فقہاء کے نام یہ ہیں: آیت اللہ العظمی، حسین طباطبائی بروجردی، آیت اللہ العظمی اباالقاسم خوئی، آیت اللہ العظمی محمد رضا گلپایگانی و آیت اللہ العظمی محمد علی اراکی، آیت اللہ العظمی مرزا جواد تبریزی، آیت اللہ العظمی محمد فاضل لنکرانی، آیت اللہ العظمی محمد تقی بہجت، آیت اللہ العظمی لطف اللہ صافی گلپایگانی (قدس سرّہم)____ آیت اللہ العظمی علی حسینی خامنہ ای، آیت اللہ العظمی سید موسی شبیری زنجانی، آیت اللہ العظمی ناصر مکارم

شیرازی، آیت اللہ العظمی علی حسینی سیستانی، آیت اللہ العظمی حسین نوری ہمدانی (مد ظلّہم)۔ ان فقہاء میں سے بطور نمونہ آیت اللہ العظمی بروجردی کی توضیح المسائل کے مسئلہ نمبر 2798 کی عین عبارت درج ذیل ہے:

اگر مرد مکلف عاقلی با مکلف عاقل دیگر لواط کند، باید هر دوی آنان را بکشند و حاکم شرع می‌تواند لواط کننده را با شمشیر بکشد، یا سنگسار کند، یا زنده بسوزاند، یا دست و پای او را ببندد و از جای بلندی به زیر اندازد و یا دیواری را روی او خراب کند.[6]

یعنی: "اگر کوئی عاقل بالغ دوسرے عاقل بالغ سے لواط کرے تو ان دونوں کو قتل کر دیا جائے گا، اور حاکم شرع کو اختیار ہے کہ وہ تلوار سے مارے یا اسے سنگسار کرے، یا اسے زندہ جلائے، یا اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اونچی جگہ سے نیچے پھینک دے یا اس پر دیوار کو گرا دے۔"

خلاصہ یہ کہ شیعہ فقہاء کے نزدیک لواط گناہان کبیرہ میں شمار ہوتا ہے۔ احادیث میں لواط کے گناہ کو زِنا کے گناہ سے بھی بڑھا گناہ قرار دیا گیا ہے اور اس گناہ کی شدید ترین سزا مقرر کی گئی ہے۔ شیعہ فقہ میں لواط کے فاعل اور مفعول، دونوں کی سزا قتل ہے اور انہیں انتہائی خوفناک طریقے سے قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ شیعہ فقہ کے مطابق، اس عمل کے مرتکب اور لواط کے فاعل پر مفعول کی بہن، بیٹی اور ماں حرام ہو جاتی ہیں۔ شاید اس کی ایک وجہ یہی ہے جس کی طرف تفسیر الکوثر میں اشارہ ہوا ہے اور وہ یہ کہ اس عمل پر ترتب پانے والی منفی نفسیاتی کیفیات کی روک تھا ہے۔ دراصل، یہ عمل انسان سے مردانگی سلب کر لیتا ہے جس کے نتیجے میں عورتوں میں بے عفتی آ جاتی ہے۔[7]

<u>جہاں تک اہل سنّت فقہاء کا تعلق ہے</u> تو اُن کے ہاں، لواط کی حیثیت اور سزا اتنی شدید نہیں ہے جتنی شیعہ فقہاء کے نزدیک ہے۔ چونکہ اردو دان طبقہ اور پاکستانی اور ہندوستانی اہل سنّت کی اکثریت فقط امام ابو حنیفہ کے مقلدین ہیں، یہاں ہم صرف امام ابو حنیفہ کی رائے کے بیان پر اکتفاء کرتے ہیں تاکہ مقالہ بہت طویل نہ ہو جائے۔

عظیم اہل سنّت فقیہ، امام ابو حنیفہ کے نزدیک لواط کا حکم تعزیر ہے۔ کیونکہ اُن کے مطابق شریعت میں لواط کی خصوصی سزا معین نہیں ہے۔[8] لہٰذا یہ تعزیر سے مشروط ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک لواط کرنے والے کو صرف تعزیر کیا جائے گا کیونکہ لواط کرنے کی صورت میں نسب کا اختلاط نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی اکثر ایسا کوئی جھگڑا ہوتا ہے کہ لواط کنندہ کو قتل کیا جائے۔[9] امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر کوئی شخص اجنبیہ عورت کی مقعد میں دخول کرے اس پر زنا والی حد جاری نہیں ہو گی اس کو تعزیر کیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی کسی غلام کے ساتھ لواط کرے تو اُس پر بھی حد جاری نہیں ہو گی بلکہ اس کو تعزیر کیا جائے گا۔[10]

لواط کی شرعی حیثیت اور سزا کے بارے میں امام ابو حنیفہ کی رائے کو اہل سنّت کے کئی منابع میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ان منابع میں سے ایک منبع کی عین عبارت یوں ہے:

"واما اللواط بِالرِّجَالِ فانه لَيْسَ فِي التَّحْرِيم كالجماع وَلَا يحرم شَيْئا وَحده كَحَد الزِّنَا فِي قَول النَّخعِيّ وابي يُوسُف وَمُحَمّد وابي عبد الله وَفِي قَول ابي حنيفَة لَيْسَ فِيهِ حد وَفِيه التَّعْزِير لَان اللواط عِنْده كأتيان الْبَهَائِم وكأتيان النِّسَاء فِيمَا دون الْفرج..."[11]

یعنی: "مردوں کے ساتھ لواط کی حرمت، زنا کی حرمت طرح نہیں ہے۔ اور اس سے کوئی کسی کے لیے حرام نہیں ہوتا۔ اور نخعی، ابو یوسف، محمد اور ابو عبداللہ کے نزدیک اس کی حد زنا کی حد کی طرح ہے۔ لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک زنا کی حد نہیں ہے، بلکہ تعزیر ہے؛ کیونکہ ابو حنیفہ کے نزدیک لواط گویا ایسے ہی ہے جیسے جانوروں کے ساتھ اور عورتوں کے ساتھ مقعد کی طرف سے دخول کیا جائے"۔

امام ابو حنیفہ کے ہاں لواط کی حیثیت اور سزا کو کے بارے میں الماوردی کے یہ عبارت بھی قابلِ استناد ہے:

وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا حَدَّ فِيهِ، وَلَا يَفْسُدُ بِهِ الْحَجُّ وَلَا الصَّوْمُ وَلَا يَجِبُ بِهِ الْغُسْلُ إِلَّا أَنْ يُنْزِلَ فَيَغْتَسِلُ، وَيُعَزَّرَانِ ويحبسان حتى يتوبا استدلالا بأن مَا لَمْ يَنْطَلِقْ عَلَيْهِ اسْمُ الزِّنَا لَمْ يجب فيه حد كالاستمتاع بما دون الفرج...[12]

یعنی: "ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اس سے حج اور روزہ باطل نہیں ہوتا اور اس پر غسل واجب نہیں ہوتا جب تک کہ انزال نہ ہو جائے اور ایسے لوگ تعزیر کے پابند ہیں اور اس وقت تک ان دونوں یعنی فاعل و مفعول کو قید میں رکھا جائے جب تک کہ وہ توبہ نہ کر لیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی ایسا عمل جس کو زنا نہیں کہا جائے گا اور نہ ہی اس پر حد واجب ہے، جیسے فرج کے علاوہ کسی اور عورت کے حصے سے لطف اندوز ہونا۔"

حد اور تعزیر کی تعریف اور ان کا بنیادی فرق

شرعی حدّ: اسلام میں بعض گناہوں کے لئے معین کی گئی سزاؤں کو "حدّ" کہا جاتا ہے۔ قرآن اور احادیث میں گناہوں کی نوعیت کو مدّنظر رکھتے ہوئے ان کے سزاؤں کی نوعیت، مقدار اور نفاذ کا طریقہ کار بھی مختلف معین کی گئی ہیں۔ شرعی حدّ، عموما جسمانی سزاؤں جیسے کوڑا مارنا وغیرہ کو کہا جاتا ہے۔ لیکن جن سزاوں کی نوعیت، مقدار اور کیفیت شریعت میں نہیں آئی بلکہ اس تعیین کو حاکم شرع کی صوابدید پر چھوڑا دیا گیا ہے انہیں "تعزیر" کہا جاتا ہے۔ البتہ یاد رہے کہ بعض اوقات "حدّ" کی اصطلاحات شریعت میں معین شدہ سزا کے علاوہ غیر معین سزا کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ اصطلاح، تعزیرات کو بھی شامل کرتی ہے۔ تعزیر کے بارے میں کہا گیا ہے کہ:

التَّعْزِيرُ بِالضَّرْبِ لَكِنَّهُ لَا يَنْحَصِرُ فِي الضَّرْبِ بَلْ يَكُونُ بِغَيْرِهِ مِنْ حَبْسٍ وَعَرْكِ أُذُنٍ وَغَيْرِهِ[13]

یعنی: "اگرچہ تعزیر، مارنے کا نام ہے؛ لیکن یہ فقط مارنے میں منحصر نہیں ہے، بلکہ قید میں ڈالنے اور کان مروڑنے سے بھی تعزیر کی جا سکتی ہے"۔

حد اور تعزیر میں بنیادی فرق یہ ہے کہ حد تو شریعت کی وہ سزا ہے جو اللہ تعالی کا حق قرار دی گئی ہے اسی لیے اس کو حق اللہ کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس میں کوئی بندہ تصرف نہیں کر سکتا لیکن تعزیر کو حق اللہ نہیں کہا جاتا ہے کیونکہ قاضی اس میں تصرف کر سکتا ہے یعنی اگر وہ کوئی مصلحت دیکھے تو قابل تعزیر جرم کو معاف بھی کر سکتا ہے اور موقع و محل اور جرم کی نوعیت کے اعتبار سے سزا میں کمی، زیادتی اور تغیر و تبدل بھی کر سکتا ہے۔[14]

احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی غیر اخلاقی اور بزدلانہ روش

یہ ایک حقیقت ہے کہ ادیان و مذاہب کے درمیان اختلافی موضوعات پر بحث و مباحثہ کا نہ خاتمہ کیا جا سکتا، نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ ادیان و مذاہب کے درمیان تعمیری تنقید کا سلسلہ اگر قائم رہے تو اس کا فائدہ ہر صورت یہی نکلتا ہے کہ انسان حق و باطل کے درمیان تشخیص دے سکتا ہے۔ تاہم کسی بھی مذہب و مسلک کے پیروکاروں کے لیے سب سے زیادہ غیر اخلاقی اور بزدلانہ حرکت یہ ہے کہ وہ اپنے دین و مذہب کو حق ثابت کرنے کے لیے دوسروں پر "الزام تراشی"، کا سہارا لیں۔ کیونکہ اگر کبھی کسی دین و مذہب کے پیروکاروں پر جھوٹے الزام لگا کر لوگوں کو اُس دین و مذہب سے دُور رکھا جا سکتا تھا تو آج ذرائع ابلاغ بہت جلد، جھوٹ اور الزام تراشی کی کلی پھوڑ دیتے ہیں اور سلیم الفطرت انسان الزام تراشوں پر لعنت بھیجتے اور اُن کے دین و مذہب سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

بد قسمتی سے آج بھی بعض احمق اسی روش پر کاربند ہیں اور اُن کا کام محض الزام تراشی اور دیگر ادیان و مسالک کی نسبت ناروا نسبتیں قائم کرنا اور اپنے دین و مسلک کی بقاء کے لیے تہمت کو آخری حربے کے طور پر استعمال کرنا ان کا شیوا بن چکا ہے۔ کچھ ایسے پست لوگ شیعہ مسلک اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کے پیروکاروں کے خلاف اسی روش پر کاربند ہیں۔ اُن کی شیعہ کے خلاف بے بنیاد تہمتوں میں سے ایک تہمت اور پروپیگنڈہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ شیعہ کے نزدیک لواط نہ فقط جائز، بلکہ ایک بہترین عمل ہے۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے شیعہ خیر البریہ کے نزدیک لواط ایک گناہ کبیرہ ہے اور اس کی سزا قتل ہے اور ہم نے لواط کے حوالے سے شیعہ فقہاء عظام کا موقف بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کر دیا ہے۔ لیکن شیعوں پر الزام تراشی کرنے والوں کے نزدیک تو اس کی سزا "تعزیر" ہے جو مجھ کان مروڑ دینے سے بھی تحقق پا لیتی ہے۔ اور جہاں تک اہلِ لواط کا تعلق ہے تو اُس کا معاملہ ہمارے قارئین کے لئے اخبارات میں چھپنے والی نت نئی خبروں اور شہ سرخیوں سے واضح ہے کہ کس دین و مذہب کے پیروکار اِس فعلِ حرام کے مرتکب ہوتے ہیں اور کس دین و مذہب کے پیروکاروں کا دامن اس آلودگی سے پاک ہے۔

تعجب یہ ہے کہ بعض بے دینوں نے شیعہ کے نزدیک لواط کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے جو افسانے گھڑے ہیں اُن میں ایک افسانہ یہ ہے کہ شیعہ راویان حدیث لواطی تھے۔ اس حوالے سے بعض معاندین نے چند ایسے راویوں کا مسلک، مذہبِ تشیع سے جوڑنے کی کوشش کی ہے جو لواطی شمار کیے گئے ہیں۔ یہ تین افراد حسن بن محمد المعروف ابن بابا اور محمد بن نصیر اور فارس بن حاتم قزوینی سے عبارت ہیں۔ معاندین نے اِن بدفعل لوگوں کو مذہب تشیع کا پیروکار قلمداد کرکے شیعہ خیر البریہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ نعوذ باللہ شیعہ کے ہاں لواط جائز ہے۔ حالانکہ اگر ہم شیعہ منابع کو مطالعہ کریں تو بڑا واضح ہے اِن افراد پر ائمہ اہل بیت اطہار علیہم السلام نے لعنت بھیجی ہے اور اُن سے برائت کا اظہار کیا ہے۔ اُن سے روایات لینے سے منع کیا اور اپنے شیعوں کو ان کے پاس جانے سے منع کیا اور ان کا سر پھوڑ دینے کا پروانہ جاری کیا ہے۔ اور یقینا جو شخص شیعہ خیر البریہ کے ائمہ علیہم السلام کا ملعون و مطرود ہو وہ کبھی شیعہ نہیں ہو سکتا۔
اِن افراد کے اہل تشیع کے ہاں ملعون ہونے پر درج ذیل نصوص ملاحظہ فرمائیں:

1) قَالَ نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ: الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ بَابَا وَ مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ النُّمَيْرِيُّ وَ فَارِسُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَزْوِينِيُّ لَعَنَ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيُّ عليه السلام[15]

ترجمہ: "نصر بن صباح کہتے ہیں امام علی نقی علیہ السلام نے 3 آدمیوں پر"۔

2) قَالَ سَعْدٌ، حَدَّثَنِي الْعُبَيْدِيُّ، قَالَ:، كَتَبَ إِلَيَّ الْعَسْكَرِيُّ ابْتِدَاءً مِنْهُ أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْفِهْرِيِّ وَ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَابَا الْقُمِّيِّ فَابْرَأْ مِنْهُمَا، فَإِنِّي مُحَذِّرُكَ وَ جَمِيعَ مَوَالِيَّ وَ إِنِّي أَلْعَنُهُمَا عَلَيْهِمَا لَعْنَةُ اللَّهِ، مُسْتَأْكِلَيْنِ يَأْكُلَانِ بِنَا النَّاسَ، فَتَّانَيْنِ مُؤْذِيَيْنِ آذَاهُمَا اللَّهُ وَ أَرْكَسَهُمَا فِي الْفِتْنَةِ رَكْساً، يَزْعُمُ ابْنُ بَابَا أَنِّي بَعَثْتُهُ نَبِيّاً وَ أَنَّهُ بَابٌ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، سَخَّرَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ فَأَغْوَاهُ، فَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ قَبِلَ مِنْهُ ذَلِكَ، يَا مُحَمَّدُ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَشْدَخَ رَأْسَهُ بِالْحَجَرِ فَافْعَلْ! فَإِنَّهُ قَدْ آذَانِي آذَاهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ۔[16]

ترجمہ: "عبیدی روایت کرتے ہیں کہ: امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے ایک خط بھیجا جس میں میں نے ان سے کوئی سوال نہیں کیا اور اس خط میں محمد بن نصیر اور، حسن بن محمد بن محمد باباقمی سے بیزاری کا اعلان کیا اور فرمایا: تم اور ہمارے تمام عاشقان ان سے دور رہو میں ان پر لعنت بھیجتا اور ان پر خدا کی بھی لعنت ہو! وہ ہمارے نام سے غلط استفادہ کرتے ہیں اور لوگوں کی املاک کھاتے ہیں اور فتنہ انگیزی کرتے ہیں! وہ ہمیں اور ہمارے شیعوں کو تکلیف دیتے ہیں اور انہوں نے فتنے ایجاد کیے

ہیں۔ خُدا اُن کو عذاب دے گا اور اُن کو اُن کی پیدا کردہ فتنہ میں شکست دے گا۔ ابن بابا کا دعویٰ ہے کہ میں نے اسے ایلچی بنا کر بھیجا ہے اور وہ میرا باب ہے۔ اس پر خدا کی لعنت ہو، شیطان نے اس کا گمراہ کیا ہے اور اسے گمراہ کیا، پس جو اس کے دعوے کو قبول کرے، خدا اس پر لعنت کرے۔ اے محمد: اگر آپ اس کا [بابا قمی] کا سر پتھر سے پھوڑ سکتے ہیں تو ایسا کریں۔ بے شک اس نے مجھے اذیت دی ہے، خدا اسے دنیا اور آخرت میں اذیت کرے"۔

اہم نکتہ

مذکورہ بالا روایات سے واضح ہے کہ بعض شیعہ دشمن عناصر نے جن لوگوں کو شیعہ راوی قلمداد کرتے ہوئے ان کے لواطی ہونے کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، خود شیعہ اور شیعوں کے امام اُن سے بیزار ہیں اور اُن پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لہٰذا کسی دین و مذہب کی پیروکاری کا دعوی کرنے والے ہر شخص کو لازمی طور پر اُس مذہب کا پیروکار شمار کرنا اور اس کی بدکرداری کو بہانہ بنا کر اُس کے دین و مذہب کو بدکردار ثابت کرنا ایک بزدلانہ اور نادرس حرکت ہے۔ کیونکہ اگر اس معیار کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر خود اہل سنّت کے مذہب سے منسوب کئی افراد ایسے مل جائیں گے جن کا لواطی ہونے ثابت شدہ ہے۔ ان لوگوں میں ایک مثال یَحْیٰی بْنُ اَکْثَم ہے جس کے بارے میں البدایہ والنہایہ کا کہنا یہ ہے کہ وہ اہل سنّت کے ائمہ میں سے اور ان کے فقہاء میں سے ایک بڑا فقیہ تھا: وَقَدْ كَانَ يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ هَذَا مِنْ أئمة السنة، وعلماء الناس، ومن المعظمين للفقه وَالْحَدِيثِ وَاتِّبَاعِ الْأَثَرِ۔[17]

بدقسمتی سے یَحْیٰی بْنُ اَکْثَم ایک لواطی انسان تھا۔ اس حوالے سے ثمار القلوب نے لکھا ہے کہ:

وَكَانَ يحيى ألوط من ثفر وَمن قوم لوط وَكَانَ إِذا رأى غُلَاما يُفْسِدهُ وَقعت عَلَيْهِ الرعدة وسال لعابه وبرق بَصَره وَكَانَ لَا يستخدم فِي دَاره إِلَّا المرد الملاح --- وَيُقَال إِنَّه هُوَ الذى زين لِلْمَأْمُونِ اللواط وحبب إِلَيْهِ الْولدَان وغرس فِي قلبه محاسنهم وفضائلهم وخصائصهم وَقَالَ إِنَّهُم بِاللَّيْلِ عرائس وبالنهار فوارس وهم للْفراش والهراش وللسفر والحضر فصدر الْمَأْمُون عَن رَأْيه وَجرى فِي طَرِيقه واقتدى بِهِ المعتصم حَتَّى اشْتهر بهم وَملك ثَمَانِيَة آلَاف مِنْهُم وَمَا كَانَ بَنو الْعَبَّاس يحومون حَولهمْ اللَّهُمَّ إِلَّا مَا كَانَ يُؤثر عَن مُحَمَّد الْأمين من اسْتِخْدَام الخصيان والعبث بهم دون فحول الْولدَان و يحكى أَن الْمَأْمُون نظر يَوْمًا إِلَى يحيى فِي مَجْلِسه وَهُوَ يحد النّظر إِلَى ابْن أَخِيه الواثق وَهُوَ إِذْ ذَاك أَمْرَد تَأْكُله الْعين فَتَبَسَّمَ إِلَيْهِ وَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّد حوالينا وَلَا علينا فَقَالَ يَا أَمِير الْمُؤمنِينَ إِن الْكَلْب لَا يَأْكُل النَّار۔[18]

یعنی: "اور یحییٰ قوم لوط سے زیادہ لواطی تھا۔ وہ کسی حسین نوجوان کو دیکھتا تو اس کے منہ میں پانی آ جاتا تھا اور جب وہ کسی نوجوان دیکھتا تھا اس کے دل میں لڈّو پھوٹنا شروع ہو جاتا تھے اس کا جسم کانپ جاتا تھا اور اس کا لعاب دہن بہنے لگتا اور اس کی آنکھوں سے چمک اٹھتی تھی۔ یحییٰ نے اپنے گھر میں بغیر داڑھی کے جوانوں کے علاوہ کسی بھی اپنے گھر کے کام کے لیے استعمال نہیں کیا ۔۔۔ کہا جاتا ہے کہ یہ یحییٰ ہی تھا جس نے مامون کو لواط کی ترغیب دی اور لڑکوں کو اس نظروں میں سجایا اور ان کی خوبیوں اور ان کی خصوصیات کے بارے میں بتایا۔ اور یہ بھی کہا کہ وہ رات کو دلہنوں کا کام کرتے ہیں اور دن میں بہادر گھوڑ سواروں کا کام کرتے ہیں اور یہ گھر میں، شکار اور سفر اور شہر میں کام آتے ہیں۔ اس وجہ سے مامون نے بھی اس کی رائے کو قبول کیا اور اس کے راستے پر چل پڑا"۔

بنابریں، اگر کسی دین ومذہب سے منسوب کسی شخص کی ذاتی برائی اُس مذہب کے بُرا مذہب ہونے کی دلیل بن سکتی ہے تو پھر یحییٰ بن اکثم جو کہ فقط خود لواطی نہیں تھا بلکہ اس نے بنی عباس کہ شہزادوں کو بھی لواط پر لگا دیا تھا، اُس کے لواطی ہونے پر اس کے دین ومذہب کے بارے میں کیا فتوا صادر کرنا چاہیے؟

نتیجہ کلام

نتیجہ کلام یہ ہے کہ لواط ایک انتہائی قبیح فعل اور گناہ کبیرہ ہے جو تباہ کن سماجی اور اخلاقی نتائج کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے مقدس دین نے اسے ممنوع قرار دیا ہے۔ اسلامی مسالک میں سے اہل تشیّع نے اسے حرام قرار دیا ہے اور اس کی سزا قتل بتائی ہے؛ جبکہ اہل سنّت نے اس کی سزا میں تعزیز تجویز کی ہے۔ بہرصورت یہ ایک ایسا گناہ ہے جو سماج میں ہزاروں بدبختیوں اور برائیوں کا موجب بنتا ہے اور اس کی وجہ سے کئ عظیم انسانی، سماجی بحران جنم لیتے ہیں۔ نیز یہ کہ کسی دین و مذہب سے منسوب کسی بدکار اور بد کردار شخص کے کسی ذاتی فعل کو دلیل بنا کر اُس دین و مذہب کے خلاف ہرزہ سرائی، بذاتِ خود ایک بہت بڑی برائی اور علمی، تحقیقی روش کے سراسر منافی ہے۔

*****

References

1. Nasir Makarem, Shirazi, *Tafsir al-Namona*, Mutrajam: Syed Safdar Hussain Najfi,Vol. 4, (Haiderabad Sindh, Misbah al-Quran Trust, nd), 8-167.

ناصر مکارم، شیرازی، تفسیر نمونہ، ترجم: مولانا سید صفدر حسین نجفی، ج4، (لاہور، مصباح القرآن ٹرسٹ، ندارد)، 8-167۔

2. Ibid, Vol.9, 218.

ایضاً، ج9، 218۔

3. Ibid, Vol.4, 166.

ایضاً، ج4، 166۔

4. Ibid, Vol.9, 218.

ایضاً، ج9، 218۔

5. Najam al-Din Jafar bn Hassan, Muhaqiq Heli, *Shariah al-Islam fi Masail al-Halal wa Haram*, Vol. 4, Chaap: II (Qom, Mohsa Ismailian, 1408 AH), 146.

نجم الدین جعفر بن حسن، محقق حلی، شرائع الاِسلام فی مسائل الحلال والحرام، ج4، چاپ: دوم (قم، مؤسسہ اسماعیلیان، 1408ھ ق)، 146۔

6 . Ayatullah al-Uzmah, Hussain Tabatabai Borujerdi, Anees-ul almuqlaydin, *fi Ahkam-e Din*, (Qom, Akhwan Kitabchi, 1366 SH), Issue # 2798.

آیت اللہ العظمی، حسین طباطبائی بروجردی، انیس المقلدین فی احکام الدین؛ (قم، اخوان کتابچی، 1366ھ-ش)، مسئلہ نمبر2798۔

7. Mohsin Ali, Najafi, *Tafsir al-Kousir*, Vol. 3, Chaap II (Lahore, Misbah-ul-Quran Trust, 1434/2016 AH), 248 – 249.

محسن علی، نجفی، تفسیر الکوثر، ج3، چاپ دوم (لاہور، مصباح القرآن ٹرسٹ، 2016/ 1434ق)، 248 — 249۔

8. Abu Malik Kamal bn Al-Syed Salam, *Saheeh Fiqh Sunnah wa Adillah wa Tawzeeh Mazhab al-Alamah*, Vol. 4, Mah Taliqaat Faqiha Masrah: Fazhila Al-Sheikh/Nasir al-Deen al-Albani (Cairo, *Almaktab-ul altufiqiyah*, 2003), 47-48.

ابومالک کمال بن السید سالم، صحیح فقہ السنۃ وادلتہ وتوضیح مذاہب الائمۃ، ج4، مع تعلیقات فقہیۃ معاصرۃ:، فضیلۃ الشیخ/ ناصر الدین الالبانی (قاہرہ، المکتبۃ التوفیقیۃ، 2003)، 47-48۔

9. Wahbah bn Mustafa, Zahaili, *Al-Fiqah al-Islami wa Adlata (Al-Shamil lildulat al-Sheria wa al-Arah al-Madina wa Aham alNazariat al-Fiqah wa Tehqeek al-Ahdith al-Nabohat)*, Vol. 7, (Damascus, Dar al-Fikr, 1985.), 5393.

وَہبَۃ بن مصطفیٰ، زحَیلِیّ، الفقہُ الاِسلامیُّ واِدِلَّتُہ (الشّامل للاَدلّۃ الشّرعیّۃ والآراء المذہبیّۃ واہمّ النّظریّات الفقہیّۃ و تحقیق الاَحادیث النّبویّۃ وتخریجہا، ج7، (دمشق، دار الفکر ، 1985)، 5393۔

10. Hassan bn Mansoor al-Awzjundi Nizam, *Al-Fatawi Al-Hindia, known as Bilfatawiya al-Alamkiriya fi Mazhhab Imam al-Azam Abi Hanifa al-Nu'man*, Al-Baab IV fi Al-Wat al-zhi Yujab al-Hud al-Zhi la Ujba, Vol. 2, (Beirut, Muhammad Ali Baizoun, Dar al-Kitab al-Ulmiya, 1421 AH), 166.

حسن بن منصور الاوز جندی نظام، الفتاوی الہندیۃ، المعروف بالفتاویۃ العالمکیریۃ فی مذہب الاِمام الاَعظم اِبی حنیفۃ النعمان، الباب الرابع فی الوط الذی یوجب الحد والذی لایوجبہ، ج2، (بیروت، محمد علی بیضون، دارالکتاب العلمیہ، 1421ق)، 166۔

11. Ali bn al-Hussain bn Muhammad al-Sughdi, Hanafi, *Al-Natf fi al-Fatawi*, al-Muhaqiq: Al-Muhami Doctor Salah al-Deen al-Nahi, Vol. 1, (Oman Jordan / Beirut Libnan, Dar al-Furqan/Mowsaha Al-Risalah, 1404 AH), 269.

علی بن الحسین بن محمد السُّغدی، حنفی، النتف فی الفتاوی، المحقق: المحامی الدکتور صلاح الدین الناہی، ج1، (عمان الاَردن /بیروت، دار الفرقان/مؤسسۃ الرسالۃ، 1404ق)، 269۔

12. Abu al-Hassan Ali bn Muhammad bn Muhammad bn Habib al-Basri al-Baghdadi, Mawardi, *al-Hawi al-Kabeer fi fiqh Mazhhab Imam al-Shafi'I wa ho Sharha Mukhtasir al-Muzni*, al-Muhaqiq: Shaikh Ali Muhammad Ma'awad-al-Shaikh Adel Ahmad Abdul-Mujood, Vol. 13, (Beirut, Dar al-Kutub al-Alamiya, 1419 AH/1999), 222.

اِبو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی، ماوردی، الحاوی الکبیر فی فقہ مذہب الاِمام الشافعی وہو شرح مختصر المزنی، المحقق: الشیخ علی محمد معوض-الشیخ عادل اِحمد عبدالموجود، ج13، (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1419ھ/1999)، 222۔

13. Usman bn Ali bn Muhjan al-Bari, Fakhr al-Din, Zila'i al-Hanafi, *Tabi'in al-Haqaiq Sharha Kunz al-Daqaq wa Hashiya al-Shilbi*, Al-Ahshia: Shihab al-Din Ahmed bn Muhammad bn Ahmed bn Yunus bn Isma'il bn Yunus al-Shilbi, Vol. 3, (Al-Cairo, Al-Matababa Al-Kubra Amiriyya, 1313 SH), 163

عثمان بن علی بن محجن البارعی، فخر الدین، زیلعی الحنفی، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشِّلْبِيِّ،الحاشية: شهاب الدين اِحمد بن محمد بن اِحمد بن يونس بن إسماعيل بن يونس الشِّلْبِيُّ،ج3، (القاہرة، المطبعة الكبرى الأميرية، 1313ھ)،163۔

14. Ibid.

ایضاً۔

15. Muhammad bn Omar bin Abdulaziz Kashi, *Rijal al-Kashi*, Vol. 1, (Beirut, Mowsah Al-Almiya Lilmatbohaat, 1430 AH), 381, 382, 383.

محمد بن عمر بن عبدالعزیز کَشّی، رجال الکشی ،ج1،(بیروت، مؤسسہ الاعلمی للمطبوعات، 1430ھ)،381،382،383۔

16. Kashi, *Rijal al-Kashi*, 520; Muhammad bn Umar, Kashi, Muhaqiq/ Masaha: Tusi, Muhammad bn Al-Hassan/Mustafawi, Hassan, Rijal Al-Kashi-Ikhtiyar Marfat Al-Rijal, (Mashhad, Mowsah Nashir Danishgaha, 1409 AH), 520-521, Raqam # 1000/999

محمد بن عمر بن عبدالعزیز کَشّی، رجال الکشی ،ج1،(بیروت، مؤسسہ الاعلمی للمطبوعات، 1430ھ)، 520؛ محمد بن عمر کشی، محقق/ مصحح: طوسی، محمد بن الحسن/ مصطفوی، حسن،رجال الکشی-إختيار معرفة الرجال، جلد1، صفحہ520و521،رقم نمبر1000/999.

17. Abu al-Fadah Ismail bn Umar bn Kaseer al-Qurashi al-Basri Sum al-Damashqi, Ibn Kaseer, *Al-Badda wa al-Nayya*, Vol. 10, Add al-Ejza (Beirut., Dar al-Fiker, 1407 AH/1986), 316.

اِبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشی البصری ثم الدمشقی، ابن كثير،البداية والنهاية، ج10، عدد الأجزاء (بیروت، دار الفکر، 1407ھ/ 1986)، 316۔

18. Abdul-Malik bn Muhammad bn Ismail Abu Mansoor, Sa'alabi, *Samaar al-Qaloob fi Al-Mazaaf wa Al-Mansoob*, (Cairo, Dar al-Maa'rif, nd.), 156-157.

عبد الملك بن محمد بن إسماعيل اِبو منصور، ثعالبی، ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب، (القاہرة، دار المعارف ، سن ندارد)، 156۔157۔